آئی جو خوشبو محبت کی، سرحد پار سے

مفتی اشرف عباس قاسمی
استاذ دارالعلوم دیوبند

۶؍اپریل کی شام جب کہ پورے مغربی یوپی کا انتخابی درجہ حرارت اپنے عروج پر تھا، دیوبند اور اس کے اطراف میں سیاسی لیڈران کی اپنے حریف کو پٹخنی دینے اور بازی مار لے جانے کے لئے ہر ممکن حربے استعمال کرتے اور ووٹروں کو لبھاتے نظر آرہے تھے کہ ٹھیک اسی وقت پڑوسی ملک پاکستان سے امن ومحبت کی خوشبو لٹانے، اپنی عظمت وعقیدت کے پھول نچھاور کرنے اور عرصۂ دراز سے دلوں میں مچل رہے شوقِ دید کی تسکین کے لئے ۳۲؍اہل علم ودانش کا کارواں، جی ٹی روڈ کی طرف واقع باب الداخلہ سے دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو رہا تھا۔ دارالعلوم نے اپنے ان روحانی فرزندوں اور محبت کے سفیروں کے لئے دیدہ ودل فرشِ راہ کر رکھے تھے۔ اساتذہ وطلبہ سراپا اشتیاق تھے۔ استقبالیہ کلمات اور خیر مقدمی نعروں سے پوری فضا گونج رہی تھی، قافلے پر بھی عجیب کیفیت طاری تھی وہ بار بار جھک جھک کر دارالعلوم کو سلام عقیدت پیش کر رہے تھے۔ اُن کی نمناک آنکھیں، وفورِ جذبات سے گنگ زبانیں عجیب کہانی سنا رہی تھیں۔ ایک ایسی کہانی جو درد وکرب اور خوشی ومسرت کا خوشگوار آمیزہ تھی۔ درد اس بات کا تھا کہ دارالعلوم دیوبند ان کے لئے مرکزِ عقیدت ہے اور جو صرف ہندوستان کا سرمایہ نہیں بلکہ اسلامیانِ عالم کا سرمایہ ہے لیکن اپنے دل میں بسنے والے اس ادارے کو چشم ظاہر سے دیکھنے کے لئے کتنے مراحل طے کرنے پڑے۔ تقسیم وطن اور اس کے بعد کے مخصوص سیاسی حالات نے اپنوں کے درمیان کیسی دیوار کھڑی کر دی ہے اور مسرت اس بات کی تھی کہ ہزار صبر آزما مراحل کے بعد سہی، یہاں کی آمد ہمارا مقدر تو بن گئی۔

اس قافلے میں جو پاکستان کے سرکردہ علماء، صلحاء اور مشائخ پر مشتمل تھا اس میں عالم اسلام کی مشہور شخصیت شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی بھی تھے اور پاکستان کے سب سے بڑے دینی ادارے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ بھی، ہندوستان کی جنگ آزادی میں نمایاں رول

ادا کرنے والے مجاہدین کی اولاد واحفاد بھی تھے، تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی بھی۔ غرضیکہ علم وعمل اور جہد وعزیمت کی ایک پوری کہکشاں تھی جس کی جگمگاہٹ سے اُفق دیوبند روشن ہورہا تھا۔ اتنی بڑی تعداد میں خالص علمی شخصیات کو ہندوستان کا ویزہ دیا جانا حکومت ہند کا وہ حوصلہ مندانہ اقدام ہے جس سے دونوں ملکوں کے اہل علم ودانش میں بہت مثبت پیغام گیا ہے، لیکن یہ سب ممکن ہوسکا ہے جمعیت علماء ہند کے صدر عالی وقار اور کاروانِ ملت اسلامیہ کے قافلہ سالار حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب کی جہد مسلسل اور عمل پیہم سے، مولانا کو حکومتی اور عوامی حلقوں میں خاص اعتبار ووقار حاصل ہے، اس لئے مولانا کی حیثیت عرفی کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت بہ ظاہر ایک انتہائی مشکل کام کے لئے راضی ہوگئی یہی وجہ ہے کہ وفد کا ہر رکن اپنے آپ کو مولانا کا رہینِ منت محسوس کررہا تھا۔ اس سے پہلے بھی مولانا کی سرگرم کوششوں سے حرم مکی کے امام محترم شیخ عبد الرحمٰن السدیس وشیخ سعود بن ابراہیم الشریم اور مملکت سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور شیخ صالح بن عبد العزیز نے ایک بڑے وفد کے ہمراہ دار العلوم کا دورہ کیا اور کھلی آنکھوں اس کی خدمات کا مشاہدہ کیا۔

مولانا ارشد مدنی اپنی علمی ورفاہی خدمات، مظلوموں کی اشک شوئی، بے گناہوں کی باعزت رہائی، خانماں برباد لوگوں کی بازآبادکاری اور ملک کے سیکولرازم کو بچانے کے لئے فرقہ پرست طاقتوں کے خلاف منظم لڑائی کے حوالے سے اپنی ایک خاص شناخت رکھتے ہیں لیکن عالمی مسائل سے دلچسپی، رابطہ عالم اسلامی کی رکنیت اور دوسرے ملکوں سے ہندوستان کے علمی وثقافتی تعلقات کے استحکام کے لئے جو وہ مسلسل کوششیں کررہے ہیں اس نے ان کو زبردست آفاقیت اور عالمی سطح پر محبوبیت عطا کردی ہے۔ جس کا اندازہ استقبالیہ تقریب میں وفد کے اراکین کے تاثرات سے بھی ہورہا تھا۔ اس تقریب میں رسم تشکر کی ادائیگی کے علاوہ گفتگو کا پورا محور محبت اور علم تھا۔ مولانا ارشد مدنی صاحب نے بھی واضح کیا کہ یہ حضرات خالص علمی دینی شخصیات ہیں جو ملک میں اپنا خاص اثر ورسوخ رکھتے اور مسلک حق ومسلک اعتدال کے صحیح ترجمان ہیں، ان حضرات نے اپنی تقریروں میں پورے خطہ برصغیر میں دار العلوم دیوبند کے زبردست اثرات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتلایا کہ پاکستان کے بیس ہزار مدارس جہاں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد ۲۲ رلاکھ سے متجاوز ہے جو سرکاری سروے کے مطابق پاکستان کے مجموعی مدارس کا ۸۵ رفیصد ہیں یہ سب مدارس وہ ہیں جو دار العلوم کے خوشہ چیں ہیں اور دار العلوم کی طرف انتساب کو فخر وسعادت خیال کرتے ہیں۔

دراصل تقسیم ملک سے پہلے موجودہ پاکستان کے طلبہ کی بڑی تعداد دار العلوم کا رخ کرتی تھی لیکن تقسیم نے ایک ایسی کھائی پیدا کردی ہے جسے پاٹ کر دار العلوم تک پہنچنا ہزار خواہش کے باوجود اس خطے کے مستفیدین کے لئے ممکن نہیں رہا۔ اس صورت حال کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے سیکڑوں فضلاء دار العلوم نے اپنی دینی ذمہ داری کا خیال رکھا اور مدارس ومکاتب کا جال بچھادیا۔ اس طرح رشد وہدایت کے

سوتے جاری ہوئے اور درجنوں دارالعلوم، پاکستان کو اپنی خدمات فراہم کرنے لگے، ان سب کے باوجود ہزاروں تشنگانِ علم کے دلوں میں یہ خواہش انگڑائی لیتی رہتی ہے کہ کاش وہ براہ راست دارالعلوم دیوبند سے استفادہ کر پاتے، لیکن عجیب بات ہے ہمارے ملک میں عصری جامعات کے لئے غیر ملکی طلبہ کو ویزا آسانی سے فراہم ہو جاتا ہے لیکن دینی مدارس کے نام پر طلبہ کو لوہے کے چنے چبانے پڑتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ ہندوستان سے علم حاصل کر کے جائیں تو یقیناً ملک کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا اور اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ سرحد کی وہ دیوار جسے ہم نے اپنی غلط پالیسیوں اور اس سے زیادہ غلط فہمیوں کی وجہ سے بہت زیادہ اونچی کر دیا ہے اس کی اونچائی کم کر کے دونوں طرف کے عوام کو یہ کھلا موقع دیا جائے کہ وہ آپس میں زیادہ سے زیادہ علم وثقافت کا تبادلہ کر سکیں، ایک دوسرے کے ساتھ کھلے ذہن اور کھلے دل کے ساتھ ملیں اور محبت کی خوشبوئیں لٹا سکیں۔ کم از کم پاکستان کے موجودہ مؤقر وفد کی آمد سے یہ امید بڑھی ہے کہ شاید برف پگھلے گی، رکاوٹیں ختم ہوں گی اور نفرت کی دیواریں منہدم ہو کر باہمی اعتماد ومحبت کے نئے تاج محل تعمیر کیے جائیں گے اور حضرت مولانا ارشد مدنی جیسی ذمہ دار شخصیتیں اس حوالے سے اپنا سرگرم رول ادا کرتی رہیں گی۔

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں ۔ میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

☆......☆......☆

طلباء دورۂ حدیث و اساتذۂ حدیث کیلئے نادر و نایاب تحفہ

شیخ المحدثین والمفسرین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی وہ بہترین شرح جس کا علماء ومحدثین کو عرصہ سے انتظار تھا ادارہ اشرف التحقیق نے کتاب الصلوٰۃ تک مشتمل مباحث پر مبنی کتاب دو جلدوں میں طبع کر دی ہے بقیہ جلدوں پر کام جاری ہے۔ خوبصورت ڈائی دار جلد اور عمدہ سفید کاغذ پر پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

تحفۃ القاری عربی بحل مشکلات البخاری

- مصنفؒ کے پچاس سالہ درس حدیث کا شاہکار
- بخاری میں اہم اور مشکل مقامات کی جامع شرح
- بخاری شریف کے مکمل متن کے ساتھ
- مکمل پیراگرافی اور مفید حواشی کے ساتھ
- کتاب میں مذکور آیات واحادیث ومراجع کی مکمل فہرست

احکام القرآن للتھانوی

تکملہ حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی مع منزل سابع احکام القرآن مؤلفہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سورہ ق تا ختم القرآن ۲ جلد میں طبع ہوگئی ہے

ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی (ناظم)
ادارہ اشرف التحقیق
جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ
291۔کامران بلاک
علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-35422213
0323-4414100